APPOINTMENT

①

سوال:- میر امن دہلوی سے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کریں۔

جواب:-

میر امن نے "باغ و بہار" لکھ کر سادگی، صفائی اور سہل نگاری کا راستہ دکھایا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے متعلق تفصیل سے لکھا جائے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ میر امن گمنامی کی زندگی گذار رہے تھے۔ ان کے بارے صرف وہی معلومات موجود ہیں جو انہوں نے خود اپنی کتابوں "باغ و بہار" اور "گنج خوبی" میں فراہم کر دی ہیں۔

میر امن کا نام میر امان تھا، امن تخلص کرتے تھے۔ دہلی کے رہنے والے تھے اور وہاں کی

MAY

We S M T W T

آ جاتی جاگیر موجود تھی لیکن احمد شاہ ابدالی کے حملے
میں سورج مل جاٹ نے اس پر قبضہ کر لیا۔
میر امن دہلی کی سکونت ترک کر کے پٹنہ چلے
گئے۔ کچھ دنوں وہاں قیام رہا۔ اس کے بعد
کلکتہ پہنچ کر کچھ وقت بے روزگاری میں گزارا
آخر میر بہادر علی حسینی کے ذریعے فورٹ
ولیم کالج تک رسائی ہوئی اور منشی کی
حیثیت سے ان کا تقرر ہو گیا۔

انگریز افسروں کو اردو سکھانے کے
لئے بول چال کی زبان میں قصہ کہانی کی کتابیں
درکار تھیں۔ ڈاکٹر جان گلکرسٹ کی نظر ایک
فارسی داستان چہار درویش کی طرف گئی۔
انہوں نے میر امن کو ہدایت کی کہ "اس قصے کو

ٹھیٹھ ہندوستانی "گفتگو" میں جو اردو کے لوگ، ہندو
مسلمان، عورت مرد، لڑکے بالے، خاص و عام
آپس میں بولتے چالتے ہیں، ترجمہ کرو۔ موافق
حکم حضور کے میں نے بھی اسی محاورے سے لکھنا
شروع کیا جیسے کوئی باتیں کرتا ہے

چہار درویش کو تحسین "نوطرز مرصع" کے
نام سے اردو میں منتقل کر چکے تھے۔ لیکن اس کی
زبان مشکل اور فارسی آمیز تھی۔ زبان
زیادہ تر مسجع مقفیٰ تھی اس لئے اس کا سمجھنا دشوار
تھا اور کالج کا مقصد تو اس سے کسی طرح حاصل
نہیں ہو سکتا تھا۔ میر امن نے اسے آسان اور
بول چال کی زبان میں ڈھال دیا۔ مقابلہ
کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تحسین کی نوطرز مرصع

Scanned with CamScanner

INTMENT

کے ساتھ ساتھ اصل فارسی کتاب بھی میر امن کے
پیش نظر تھی۔

باغ و بہار کوئی طبع زاد تصنیف نہیں، ترجمہ
ہے لیکن اسے اردو کے نثری ادب میں نہایت
بلند مرتبہ حاصل ہے۔ اردو نثر کو لفاظی،
عبارت آرائی، قافیہ اور وزن کی پابندی
سے نجات دلانے کی طرف یہ پہلا انقلابی قدم
تھا۔ باغ و بہار کی سادگی میں غضب کی دلکشی ہے
اس کی سادہ و بے تکلف نثر نے اردو کو نیا راستہ
دکھایا اور اہل قلم کو یہ احساس دلا دیا کہ
سادگی کا حسن بناوٹی حسن سے زیادہ جاذبیت
رکھتا ہے اور زبان اسی وقت ترقی کر سکتی ہے
جب وہ رنگینی، پیچیدگی، لفاظی اور بناوٹ سے

نجات پا لی۔

باغ و بہار کی اسی خوبی کے اعتراف میں سید
نے فرمایا تھا۔ "میر امن کو اردو نثر میں وہی
مرتبہ حاصل ہے جو میر تقی میر کو شاعری میں
حاصل ہے۔ میر امن نے عربی فارسی الفاظ کے
استعمال سے جہاں تک ہو سکا ہے پرہیز کیا ہے۔
انہوں نے قصداً عام بول چال کے الفاظ لانے
کی کوشش کی ہے۔ ہندی الفاظ کو بالعموم ترجیح
دی ہے۔ مثلاً پیار کی جگہ سنیہہ، رونق
کی جگہ روپ جیسے لفظ ~~الفاظ~~ استعمال کرتے ہیں۔

باغ و بہار لکھ کر میر امن نے ایک اہم کارنامہ
انجام دیا ہے۔ میر امن نے ایک اور فارسی کتاب

OINTMENT

(6)

ملا حسین واعظ کاشفی کی "اخلاق محسنی"
کا "گنج خوبی" کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا
لیکن یہ زیادہ مقبول نہیں ہوا -

—— x ——